ورکنگ پارٹنر کے لیے زیادہ نفع رکھنے کا حکم

ریفرینس نمبر:IEC-498 تاریخ:26-02-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم ایک کمپنی قائم کر رہے ہیں جو ایمازون پر جائز طریقے سے خرید و فروخت کرے گی۔ اس میں تین انویسٹر ہیں اور ایک ورکنگ پارٹنر ہے تینوں انویسٹر 99.99 فیصد راس المال لگائیں گے اور ان میں سے کوئی بھی کام نہیں کرے گا اور میں ورکنگ پارٹنر کی حیثیت سے 0.01 فیصد راس المال شامل کروں گا۔ کمپنی کو جو نفع ہو گا اس کا 30 فیصد ورکنگ پارٹنر کا ہو گا اور بقیہ 70 فیصد انویسٹمنٹ پارٹنرز کا ہو گا اور نقصان سب اپنے سرمایہ کے مطابق برداشت کریں گے۔ نیز ورکنگ پارٹنر کو ہر دو مہینے میں کمپنی سے نفع نکالنے کا اختیار ہو گا۔ یہ ارشاد فرمائیں کہ یہ طریقہ درست ہے؟

نوٹ: ایمازون پر اس کام کو کرنے کی شرعی اجازت مرکز الاقتصاد سے دی جا چکی ہے۔ مجھے اب اپنی پارٹنرشپ سے متعلق پوچھنا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں بیان کردہ طریقہ کار کے مطابق پارٹنر شپ کرکے ایمازون پر جائز طریقے سے کاروبار کرنے کے لئے کمپنی بنانا شرعاً جائز ہے۔ مذکورہ معاہدہ میں موجود تمام باتیں شراکت داری کے اصولوں کے مطابق ہیں کیونکہ شرعی اصولوں کے مطابق عقد شرکت میں ایک ورکنگ پارٹنر ہو سکتا ہے اور ورکنگ پارٹنر اپنے سرمایہ سے زائد نفع بھی لے سکتا ہے جبکہ نقصان میں تمام پارٹنرز کا حصہ سرمایہ کے مطابق ہوتا ہے، نیز مذکورہ معاہدے میں راس المال تمام شرکاء کی جانب سے ہے، نفع اس انداز میں متعین ہے جو شریعت کو مطلوب ہے اور نقصان کی تقسیم کاری بھی شرعی اصول کے مطابق ہے لہٰذا اس طرح شرکت کرنا بالکل جائز ہے۔

شرکت عنان میں ورکنگ پارٹنر کے لئے اس کے سرمایہ کے تناسب سے زیادہ نفع مقرر کرنا جائز ہے جبکہ نقصان ہمیشہ سرمایہ کے تناسب سے ہوگا، اس سے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے: "لو کان المال منهما فی شرکۃ العنان والعمل علی احدھما۔۔۔وان شرطا الربح للعامل اکثر من راس مالہ جاز علی الشرط۔۔۔۔والوضیعۃ ابدا علی قدر رؤوس اموالھما "یعنی: اگر شرکت عنان میں سرمایہ دونوں پارٹنرز کا ہو اور کام ایک ہی پر مشروط ہو، اور کام کرنے والے پارٹنر کے لئے اس کے سرمایہ کے تناسب سے زیادہ نفع شرط ہو تو اس شرط پر شرکت کرنا، جائز ہے، اور نقصان ہمیشہ سرمایہ کی مقدار کے مطابق ہوگا۔

(فتاوی عالمگیری، جلد2، صفحہ336، دار الکتب العلمیہ بیروت، ملتقطا)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اگر دونوں نے اس طرح شرکت کی کہ مال دونوں کا ہوگا مگر کام فقط ایک ہی کریگا اور **نفع دونوں۔۔ برابر لیں گے یا کام کرنے والے کو زیادہ ملے گا تو جائز ہے۔**

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ499، مکتبۃ المدینہ)

نقصان سے متعلق بہار شریعت میں ہے: "نقصان جو کچھ ہوگا وہ راس المال کے حساب سے ہوگا، اس کے خلاف شرط کرنا باطل ہے۔

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ491، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

27شعبان1446ھ/26فروری2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com